# تعارف و تبصرہ

## الخزائن : فہرست مفصل

مصنف: جناب قاضی عبدالنبی کوکب۔ ناشر: پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

صفحات: ا۔ د ط، ۳۷۲۔ قیمت: ۳۵ روپے۔

دنیا میں کسی قوم کے مہذب یا غیر مہذب ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اس کی علمی میراث یا اس کا علمی سرمایہ کس قدر ہے؟ کسی قوم نے جس قدر علمی ورثہ پایا ہو، اسی قدر وہ مہذب قرار پاتی ہے۔ مسلمان قوم کا علمی سرمایہ بہت زیادہ ہے، وہ جہاں بھی گئے اور دنیا کے جس حصہ میں بھی بسے، انہوں نے پوری دلجمعی اور نہایت محنت کے ساتھ علمی کام جاری رکھا۔

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح برصغیر میں بھی مسلم علماء نے لاتعداد علمی کتابیں لکھیں اور دوسری جگہوں سے بھی بہت سی قیمتی کتابیں لاکر اس خطہ میں جمع کیں۔ اس خطہ میں جمع شدہ علمی سرمایہ میں سے بہت بڑا حصہ تاحال نہ تو زیورِ طبع سے آراستہ ہوا ہے اور نہ ہی اس کے علمی مرتبہ سے دنیا واقف ہے۔ پاکستان کے اہلِ علم اس کام پر توجہ دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ عربی مخطوطات سے متعارف کرانے کے لئے بہت سی فہرستیں مرتب ہوئی ہیں جن میں اسلامیہ کالج پشاور، پنجاب پبلک لائبریری لاہور، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد اور دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور کی فہارس قابل ذکر ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "الخزائن: فہرست مفصل" اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے جو پنجاب یونیورسٹی میں پائے جانے والے نادر عربی مخطوطات کی تفصیلی فہرست ہے۔ جس کے مرتب قدیم و جدید علوم کے مجمع البحرین جناب قاضی عبدالنبی کوکب ہیں۔ جنہوں نے سالہا سال کی محنتِ شاقہ سے یہ گراں قدر علمی کام سرانجام دیا ہے۔

"الخزائن" میں مخطوطات کو بیان کرنے کا طریقِ کار یہ ہے کہ مخطوطے کے ضروری کوائف درج کر کے مؤلف کتاب کے احوال زندگی، اس کے دَور اور علاقے کے تعین کے ساتھ، بیان کئے گئے ہیں۔

مصنّف کے شیوخ اور اساتذہ کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا علمی اور سماجی مرتبہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد مخطوطے پر براہِ راست بحث کی گئی ہے جس میں مخطوطے کے آغاز و اختتام کی عبارت سے متعارف کرا کے اس کا موضوع، مخطوطے کی اندرونی شہادتوں اور اہلِ علم کے اقوال کے ذریعے متعین کیا گیا ہے۔ مخطوطے اور موضوع کی اہمیت بیان کرنے، نیز مصنّف کا طرزِ تحریر واضح کرنے کے لئے زیرِ نظر مخطوطہ سے اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ آخر میں مخطوطے کی ظاہری اور موجودہ کیفیت درج کر کے اس پر تحقیق کرنے یا اسے طبع کرانے کی سفارش بھی کی گئی ہے۔ مزید برآں فاضل مرتب نے زیرِ بحث کتاب کے دیگر معلوم نسخوں کی نشان دہی بھی کر دی ہے جو مخطوطات کا تقابلی مطالعہ کرنے والوں کے لئے بے حد مفید ہوگا۔

زیرِ تبصرہ کتاب عربی کے اِکاسی نادر مخطوطات کے تفصیلی تعارف پر مشتمل ہے جو عربی زبان کے گیارہ سو مخطوطات میں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ یہ اِکاسی مخطوطات علوم اسلامیہ سے متعلق ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| علوم قرآنیہ | : | شمارہ | ۱ - ۱۴ |
| اصولِ حدیث | : | شمارہ | ۱۵ - ۱۷ |
| حدیث | : | شمارہ | ۱۸ - ۲۷ |
| اصولِ فقہ | : | شمارہ | ۲۸ - ۳۷ |
| فقہ | : | شمارہ | ۳۸ - ۸۱ |

اس سارے علمی ذخیرے میں فقہ کے مخطوطات کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ فقہ کے ۴۴ مخطوطات میں سے ۳۷ مخطوطات کا تعلق فقہ حنفی سے ہے۔ جو اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ برصغیر میں اسلامی علوم میں سے جن علوم پر توجہ دی گئی ان میں فقہ اور خاص کر فقہ حنفی سرِفہرست ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں جو مخطوطات متعارف کرائے گئے ہیں ان میں سے چند ہی ایسے ہیں جو عرصہ ہوا ایک بار طبع ہو کر نایاب ہو چکے ہیں، وہ پرانے طرز پر طبع ہوئے تھے اس لئے انہیں بھی جدید طرز پر تحقیق کے ساتھ شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی سب کے سب مخطوطات غیر مطبوعہ ہیں اور اپنے اندر نُدرت کا کوئی نہ کوئی پہلو رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان اِکاسی مخطوطات میں سے ۳۷ مخطوطے ایسے ہیں، جن کے کسی دوسرے نسخے کا علم نہیں ہو سکا۔ مزید برآں ان مخطوطات میں نصف کے قریب ایسے مخطوطے ہیں جن کا تعلق اس برصغیر سے ہے۔ کتابت کے نقطۂ نظر سے سب سے پُرانا مخطوطہ ۸۰۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ (دیکھئے شمارہ نمبر ۴۲)

اس کتاب کے مطالعہ سے بعض امور غالباً پہلی مرتبہ اہل علم کے سامنے آئے ہیں جن کی ذیل میں نشان دہی کی جاتی ہے :

۱- جرمنی کے مشہور مستشرق فلوغل (۱۸۰۲ - ۱۸۷۰ء) سے پہلے مسلمان علماء نے قرآن حکیم کی فہارس مرتب کر لی تھیں (دیکھیئے شمارہ ۴ - ۵) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فلوغل اس فن کے بانی قرار نہیں پاتے بلکہ اس فن کی ایجاد کا سہرا بھی مسلمان علماء کے سر ہے۔

۲- بحرق حضری (متوفی ۹۲۰ھ) نے وحدت الوجود اور حلول و اتحاد کے تصورات پر تنقید کی تھی اور ایسے اعتقادات کو توحید کے منافی قرار دیا (دیکھیئے شمارہ ۱۱)۔

۳- "زاد اللبیب فی سفر الحبیب" کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تحریک شروع کی تھی وہ نہ صرف یہ کہ پنجاب میں پہنچی بلکہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی اور ان کے خاندان کے ذریعہ سے جاری رہی۔ (ملاحظہ ہو شمارہ ۶۵)

۴- مؤلف نے بعض مقامات پر مستشرقین کی غلطیوں کی بھی نشان دہی کی ہے۔ ایسے امور کے لئے دیکھیئے شمارہ ۱۳، ۱۵، ۲۷ اور ۵۰۔

۵- مخطوطے کو ناپنے کے لئے عموماً حجم کا لفظ استعمال کیا جاتا رہا۔ لیکن جناب قاضی صاحب نے اوراق کو پیمانۂ حجم بنایا ہے۔ اسی طرح تقطیع اب تک انچوں میں بیان ہوتی رہی ہے جو زیر بحث کتاب میں سینٹی میٹرز میں بتائی گئی ہے۔ جو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ جدید ترین پیمانہ ہے، اور اس کا مخفف س م مقرر کیا گیا ہے۔

۶- مخطوطات کی جو فہارس اس برصغیر میں مرتب اور طبع ہوئیں ان میں اولاً تو اشاریئے شامل ہی نہیں ہوتے اور اگر ہوتے ہیں تو بہت ہی مختصر۔ فاضل مرتب نے اس کتاب کے سب اشاریئے نہایت حسن و خوبی سے ترتیب دیئے ہیں اور برصغیر کی تصنیفات میں مضامین کا انڈیکس غالباً پہلی مرتبہ اسی کتاب میں دیکھنے میں آیا ہے۔

یہ ہیں وہ محاسن اور خوبیاں جن سے یہ کتاب مزین ہے، اس کے ساتھ ساتھ چند امور ایسے بھی ہیں جو کھٹکتے ہیں :

۱- "زاد اللبیب فی سفر الحبیب" جو کہ دہلی سے طبع ہو چکی ہے اور اس کا مطبوعہ نسخہ اسلامیہ کالج پشاور

کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ فاضل مرتب نے مولانا عبداللہ بن ملا عبدالحکیم کو اس کتاب کا مصنف قرار دے کر لکھا ہے کہ "اس تالیف کی روایت اور جمع و ترتیب کا کام مؤلف کے چچازاد بھائی کے صاحبزادے محمد شاہ (محمد شاہد) نے کیا تھا۔" (ص ۲۱) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی یہ طے کرنا باقی ہے کہ زاد اللبیب کا مصنف مولانا عبداللہ کو یا محمد شاہ کو قرار دیا جائے، حالانکہ مذکورہ صدر دہلی سے مطبوعہ نسخہ پر محمد شاہ کا اس کتاب کا مصنف ہونا واضح طور پہ بیان کیا گیا ہے اور اسی کی تائید ڈاکٹر امین اللہ وثیر صاحب نے اپنے ڈاکٹریٹ کے مقالے میں کی ہے۔

ب۔ مخطوطات کا تعارف کراتے وقت یہ نہیں بتایا گیا کہ مخطوطہ کس قسم کے کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس امر کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ کاتب نے کس قسم کی روشنائی استعمال کی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات یہ چیزیں بھی مخطوطہ کا زمانۂ تحریر متعین کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے مناسب تھا کہ ان امور کی بھی نشاندہی کر دی جاتی۔

ج۔ "کان الناس امۃ واحدۃ" یہ آیت سورہ بقرہ کے دسویں رکوع کی ہے۔ (ص ۱۳) اس اندراج کی تصحیح ضروری ہے۔ کیونکہ یہ آیت سورۂ بقرہ کے چھبیسویں اور دوسرے پارے کے دسویں رکوع کی ہے۔

د۔ کتاب میں چند نادر مخطوطات کے عکس شامل کر دیئے جاتے اور جلد سازی بھی سلیقہ سے کی جاتی تو کتاب زیادہ محفوظ اور جاذبِ نظر ہو جاتی، اور اسی طرح اگر قیمت بھی کم ہوتی تو زیادہ اہلِ علم تک پہنچ سکتی۔

ان چند چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ کر یہ کتاب مجموعی طور پہ تحقیق کے اعلیٰ معیار پہ پوری اترتی ہے، اور زبان بھی نہایت سلیس استعمال کی گئی ہے۔ جو مصنّف کی علمیت اور محنتِ شاقہ کی زندہ دلیل ہے۔ یہ کتاب عربی مخطوطات پہ کام کرنے والوں کے لئے خصوصاً اور علمی کام کرنے والوں کے لئے عموماً مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی مدد سے ہم بہت سے علمی نوادر سے واقف ہوئے ہیں۔ جنھیں منظرِ عام پہ لانا اب ہماری سب کی ذمہ داری ہے۔

اس کتاب کے مرتب جناب قاضی عبدالنبی کوکب مبارک باد کے مستحق ہیں اور اس بات کے بجا طور پہ سزاوار ہیں کہ ان کے اس علمی کام کی پذیرائی کی جائے۔ جامعہ پنجاب کی یہ کوشش بھی ہمیشہ سراہی جائے گی کہ اس نے "فہرست مفصل" جیسی علمی کتاب شائع کی۔

(محمد طفیل)